برصغیر میں قرآن پاک کے اردو تراجم کی تاریخ

History of Urdu translations of the Holy Qur'an in the subcontinent

Hafeez Arshad Hashimi
Lecturer in Islamic Studies, Govt College Esa Khel
hafeez.arshad8066@gmail.com

Dr. Manzoor Ahmad
Assistant Professor Department of Islamic Studies, Gomal University D.I Khan
drmanzoor@gmail.com

ISSN (P):2708-6577
ISSN (E):2709-6157

Abstract:
The Qur'an was originally written in the Arabic language and has been translated into most major African, Asian European and all over the world languages. According to Islamic teachings, the Qur'an is a revelation by God very specifically in Arabic, and so it should only be recited in Arabic which is the language of Quraish.so the Muslims scholars allowed the Translations into other languages and it is necessarily the work of humans and so, according to Islamic teachings, no longer possess the uniquely sacred character of the Arabic original. Since these translations necessarily subtly change the meaning, they are often called "interpretations and translations. When the Islam came in to non-Arab regions so the Quran translation becomes a necessary work. Due to this, The first translation of the Holy Qur'an was performed by Salman bin Farsi the Persian, who translated Surah al-Fatihah into the Persian language during the early 7th century. Holy Quran was translated in many languages. First Urdu translation of Quran was done by Shah Abdul Qadir, who was the son of Shah Abdul Aziz Dehlawi.in subcontinent different scholars translate Quran in Urdu language according to their views like One of the authentic translation of Quran in Urdu was done by Imam Ahmed Rida Khan and was named Kanzul Iman. Molana Ashiq Elahi Merathi also translated the Qur'an in Urdu. Bayyan ul Quran is a renowned translation of Quran along with Tafseer and Shan e Nazool in Urdu by Molana Ashraf Ali Thanvi. There is large number of scholars by every school of thoughts in Pakistan who translated the Quran in Urdu language. In this research article, the different varieties of Urdu Translations of the Holy Quran have been discussed in shortly. These translations contain, underneath-context, lexis-based, semi-idiomatic and poetic translations. These have been studied on comparative and introductive level as well. The Arabic language has a different flavor and the Urdu has its own touch. The article also deals the introduction of Quranic translations as well. And the merits and demerits have also been neglected. The Urdu translation versions of the Holy Quran have also been comparatively judged. Because Urdu is national language of Pakistan and widely spoked in subcontinent. therefore, the History of translations have been specially discussed in detail.

Keywords: Qur'an, translations,Urdu, Tafseer

قرآن مجید ایک لایزال کتاب ہے جو دائمی لحاظ سے معجزہ ہے اور تا قیام قیامت سب کے لیے رشد وہدایت فراہم کرتا ہے قرآن کریم نبی دو عالم پر اس زمانے میں نازل ہوا جب ہر طرف کفر وشرک اور ضلالت کے گھٹاٹوپ اندھیرے چھائے ہوئے تھے۔ دین حنیف کی تعلیمات کا حلیہ بگاڑ دیا گیا تھا۔ دین حنیف تو دور کی بات وہ بحیثیت مجموعی انسانیت کے مقام سے بھی گر چکے تھے۔ فحاشی، زنا، قتل بنات وغیرہ عام سی بات تھی الغرض عادات خبیثہ و حرکات شنیعہ ان کی فطرت ثانیہ بن چکی تھیں اس پر فتن دور میں رب کائنات نے اپنے گمراہ بندوں کی ہدایت کا سامان کرتے ہوئے ان کو ایک عظیم الشان رسول عطا فرمایا اور اپنی مخلوق پر احسان عظیم فرمایا جس کا تذکرہ خود خالق کائنات نے اپنی لاریب کتاب میں فرمایا کہ لَقَدْ من اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ-[1] ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر انہی میں سے ایک عظیم المرتبت رسول بھیج کر احسان عظیم کیا جو کہ ان پر قرآن کریم کی آیات تلاوت کرتے ہیں اور ان کا تزکیہ نفس کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتے ہیں اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں رب کائنات نے بندوں پر اپنے احسان عظیم کا تذکرہ فرمایا وہاں پر اشارۃ یہ بات بھی ذکر فرمادی کہ جب تک مومنین باقی رہیں گے قرآن کریم اور تعلیمات مصطفویہ کے ذریعے ان کا تزکیہ نفس ہوتا رہے گا اور انبیاء کا تعلیم قرآن کا مشن آگے چلتا رہے گا۔ ایسے ہی ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ-[2] ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرسنانے والا بنا کر بھیجا، چونکہ یہ آیت بھی اس بات پر دال ہے کہ احکام قرآنیہ اور تعلیمات مصطفویہ تا قیام قیامت باقی رہیں گی۔ جب یہ بات طے ہوگئی کہ قرآن جملہ عوام وخواص کیلئے منبع رشد وہدایت ہے تو پھر بداہتاًیہ بات معلوم ہے کہ اس حکم ہدایت کا مخاطب صرف عرب نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ بھی ہیں جو عربی کی مبادیات سے بھی واقف نہیں ہیں۔ جب دین مبین چاردانگ عالم میں پھیلنے لگا تو اس امر کی شدید ضرورت محسوس ہوئی کہ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کیے جائیں تاکہ تمام لوگوں تک اس کی تعلیمات کماحقہ پہنچ سکیں اس ضرورت کے پیش نظر قرآن حکیم کے تراجم کیے گئے جو کہ مختلف زبانوں میں تھے۔ سب سے پہلے قرآن مجید کے ترجمہ کی کوشش سامانی سلاطین نے کی جن کا عہد 261ھ سے شروع ہو کر 389ھ پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔[3] اس کے بعد ساتویں صدی ہجری میں علامہ نجم الدین ابو عمرو محمود رازی (متوفی 658ھ) نے تفسیر زاہدی کے نام سے فارسی میں ترجمہ بھی کیا اور تفسیر بھی لکھی[4]۔ مولوی قاضی عبدالصارم کی مرتبہ فہرست میں فارسی تراجم کی تعداد چھ بتائی گئی ہے جس میں سرفہرست شیخ سعدی شیرازی کا ترجمہ ہے۔[5] ڈاکٹر سید حمید شطاری کے مطابق شیخ سعدی کا مذکورہ بالا ترجمہ قرآن اصل میں میر سید شریف جرجانی (متوفی 816ھ) کا ترجمہ تھا۔ جیسے تجارتی اغراض ومنافع کے تحت شیخ سعدی سے منسوب کر دیا گیا۔[6] باقی پانچ مترجمین کے نام درج ذیل ہیں۔

آقا نعمت اللہ طہرانی، مرزا خلیل اصفہانی، شاہ ولی اللہ دہلوی، شاہ عبدالعزیز دہلوی، اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی[7]

ابتداء میں ہی قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں ہوئے۔ جیسے جیسے اسلام پھیلتا گیا لوگوں کی ضرورت کے پیش نظر مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہوتے گئے جن میں فارسی، گجراتی، پوش، آسٹریائی، ترکی، اردو، جیسی معتبر و زرخیز زبانیں شامل ہیں۔ الغرض تمام علمی زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ برصغیر دینی لحاظ سے ایک زرخیز خطہ ہے اور پہلی صدی ہجری کے اواخر تک یہاں اسلام پہنچ چکا تھا۔ مولوی محمد عالم مختار حق لکھتے ہیں کہ "تاریخ کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کے قدم سندھ میں پہلی صدی ہجری کے آخر

تک پہنچ چکے تھے، مگر یہاں کی مقامی زبان میں ترجمہ قرآن مجید کا ذکر ہمیں تیسری صدی ہجری کے مشہور سیاح بزرگ بن شہریار ناخدا سے ملتا ہے۔ جس کا سفر نامہ روس میں طبع ہو چکا ہے۔ چنانچہ ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ سنہ 270ھ میں شمالی پنجاب کے حاکم نے منصورہ کے مسلمان حاکم عبد اللہ بن عبد العزیز سے درخواست کی تھی کہ اس کے لیے ہندی یا سندھی زبان میں قرآن مجید کے ترجمہ کا اہتمام کیا جائے۔ انہوں نے ایک عراقی عالم کو جس کی پرورش اسی سرزمین میں ہی ہوئی تھی اس کام پر مامور کیا جس نے قرآن مجید کا ترجمہ سورہ یسین تک کیا جس کے مطالعہ کے بعد ہندو راجہ حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔[8]

مندرجہ بالا اقتباس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ برصغیر میں اسلام کے قدم پہلی صدی ہجری کے آخر میں ہی جم چکے تھے اور تیسری صدی ہجری میں سندھی یا ہندی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی ہو چکا تھا۔ برصغیر میں مختلف زبانیں بولنے والے لوگ موجود ہیں لیکن یہاں کی اکثریت کی زبان اردو ہے۔ اردو میں بھی قرآن مجید کے تراجم کیے گئے اور ابھی تک کیے جا رہے ہیں جن کی ایک مکمل تاریخ ہے۔ پورے ہندوستان میں پھیلے ہوئے مسلمانوں کی مقبول ترین زبان اردو تھی لیکن اس میں مکمل ترجموں کی مثالیں اوائل میں نہیں ملتیں۔ اس تاخیر کی وجہ غالباً یہ تھی کہ یہ خیال عام تھا کہ عوام الناس تک اسلام کی بنیادی اور اساسی کتب کی رسائی نہیں ہونی چاہیے اور چیدہ چیدہ مقامات پر اب بھی یہ نامناسب خیال پایا جاتا ہے نیز یہ بھی بات برصغیر میں مشہور تھی کہ قرآن کا ترجمہ کرنا ناجائز ہے تاہم اللہ تعالیٰ کا دین پھیل کر ہی رہتا ہے اور اللہ نے اس مشکل دور میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو مجدد بنا کر بھیجا اور انہوں نے برصغیر میں اسلامی تعلیمات کی اصل کے مطابق نشاۃ ثانیہ کا کام کیا۔ شاہ ولی اللہ نے جمود کو توڑا اور قرآن کی تعلیمات کو ہر کس و ناکس تک پہنچانے کیلئے آسان فارسی میں ترجمہ قرآن میں پیش کیا۔ انہی کی پیروی کرتے ہوئے ان کے صاحبزادے شاہ رفیع الدین نے 1776ء میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ اس ترجمے کو دشوار کہا گیا تاہم شاہ عبد القادر نے 1790ء میں زیادہ عام فہم اور مختصر ترجمہ کیا[9]۔ ان دونوں ترجموں میں سے شاہ عبد القادر کے ترجمہ قرآن کو زیادہ پذیرائی حاصل ہوئی کیونکہ ان کا ترجمہ ہر لحاظ اور ہر پہلو سے زیادہ بہتر اور عام فہم تھا، اس ترجمہ قرآن نے قرآن فہمی کے ساتھ ساتھ اردو زبان کی ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔ کامران جیلانی صاحب رقمطراز ہیں۔ "اردو زبان جو آج ہر لحاظ سے ہمارے کلچر اور علوم کی زبان ہے ایسی عظمت اور وسعت حاصل نہ کر سکتی اگر اسے فورٹ ولیم کالج، برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی اور شاہ عبد القادر کے ترجمے کی مدد حاصل نہ ہوتی[10]۔ خود شاہ عبد القادر کو اپنے اس کارنامے کا احساس تھا اس لیے وہ ترجمہ کے اختتام پر درج ذیل شعر لکھتے ہیں۔

روز قیامت ہر کسی باخویش دارد نامہ

من نیز حاضری شوم تفسیر قرآن در بغل[11]

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد اللہ لکھتے ہیں: "تقریباً سو، سوا سو سال تک اردو مترجمین کی کوشش رہی کہ ترجمہ میں قرآنی الفاظ کے قریب تر رہیں، بالخصوص شاہ رفیع الدین کے تحت اللفظ ترجمہ کے پیچھے یہی فکر کارفرما تھی۔ اگرچہ بعض لوگوں نے ترجمہ کے اس انداز پر عجیب و غریب تبصرے کیے ہیں۔ لیکن حقیقتاً اردو زبان میں قرآن کے عربی الفاظ کو اردو جامہ پہنایا گیا۔ شاہ عبد القادر نے یہ کام بامحاورہ ترجمہ کی صورت میں کیا۔ حقیقتاً ان دونوں تراجم کی اپنی اپنی جگہ اہمیت مسلمہ ہے۔ بعض پہلوؤں کے اعتبار سے شاہ عبد القادر کا اور بعض پہلوؤں کے اعتبار سے شاہ رفیع الدین کا ترجمہ بہت مقبول ہوا۔ اردو دینی ادب کے یہ دونوں برادران محسن ہیں[12]۔ لیکن ایک بات قابل غور ہے کہ شاہ ولی اللہ دہلوی کے ترجمے سے بھی بیس سال پہلے قاضی محمد معظم سنبھلی نے قرآن مجید کا ایسا ترجمہ کیا جس میں عربی، فارسی اور بھاشا کے الفاظ کا امتزاج ملتا ہے۔ اسے ہم اردو زبان کا ایک قدیم نمونہ قرار دے سکتے ہیں۔[13] یعنی برصغیر میں اردو تراجم کی تاریخ کافی پرانی ہے لیکن اس کا

باقاعدہ آغاز شاہ برادران کے تراجم قرآن سے ہی ہوتا ہے پروفیسر عبدالجبار شاکر صاحب نے برصغیر میں اردو تراجم قرآن کی تاریخ وارتقاء کو بہت مختصر لیکن دل نشین انداز میں بیان فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں۔ "اردو زبان میں قرآن مجید کی ترجمانی کے جو مثالی نمونے پائے جاتے ہیں ان میں ابھی تک شاہ برادران کی کوششیں ایک معیار مطلوب کے قریب تر ہیں۔ مولانا فتح محمد جالندھری کے ترجمے میں قبولیت کے عناصر بہت سے ہیں مگر اسے بھی معیار مطلوب کا نمونہ قرار دینے میں ہم متذبذب ہیں۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی تفسیر تفہیم القران میں ایک آزاد اردو ترجمے کا تجربہ کیا ہے جس میں قرآنی مفاہیم کے تسلسل کو اردو اسلوب کے تسلسل میں برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ترجمہ اپنی شگفتگی، ادبیت اور معیاری روزمرہ اور محاورہ کا نمائندہ ہونے کے باوجود ترجمانی ہی کی ایک عمدہ کوشش ہے۔ انہوں نے اپنی اس کوشش کو "عربی" مبین سے "اردو مبین" میں تبدیل کرنے کی مساعی قرار دیا ہے۔ اپنے سے ماقبل کے تراجم کی نسبت یہ روانی اور سلاست میں منفرد ہے۔ اس عہد میں بعض مخصوص فقہی مسالک نے بھی قرآن مجید کے اردو ترجمے کی کوشش کی ہے۔ مگر انہوں نے قرآن مجید کی فکری گہرائیوں سے مطابقت کی نسبت اپنے مخصوص عقائد کی ترجمانی کو ترجیح دی۔ ابوالکلام آزاد کا ترجمہ اگرچہ مکمل نہیں مگر اپنی ادبی شان کے اعتبار سے منفرد ہے۔ مولانا کی شخصیت میں ایک خوبی یہ تھی کہ ان کی مادری زبان عربی تھی اور وہ عربی، فارسی اور اردو کے نفیس اسالیب کی لطافتوں سے کماحقہ آگاہ تھے۔ مگر یہ ترجمانی بھی اردو زبان کا معیاری نقش قرار نہیں دی جاسکتی۔ خالص لسانی سطح پر قرآن مجید کا اعجاز بہت واضح ہے [14]

مذکورہ بالا اقتباس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شاہ برادران کے علاوہ جتنے بھی ترجمے کیے گئے وہ معیار مطلوب کے مطابق نہیں ہیں کہیں مسلکی رنگ غالب ہے تو کہیں ادبی لطافتوں کا اثر زیادہ نظر آتا ہے۔ لیکن شاہ برادران کے تراجم معیار مطلوب کے قریب تر ہیں۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے اپنے انگریزی زبان کے ترجمے کے مقدمہ میں کیا خوب بات لکھی ہے کہ

"Of all the great works the Holy Quran is perhaps the least translatable.[15]

دنیا کے تمام عظیم (علمی) کارناموں میں شاید قرآن مجید سب سے کم ترجمے کی گنجائش رکھتا ہے۔ مورخین کا اس معاملے میں بھی اختلاف رہا ہے کہ شاہ برادران کے ترجمے میں سے اولیت کس کے ترجمے کو حاصل رہی ہے۔ اس معاملے میں مولوی عبدالحق صاحب لکھتے ہیں کہ "عام طور پر مصنفین نے اس خیال سے کہ یہ (شاہ رفیع الدین) شاہ عبدالقادر سے عمر میں بڑے تھے ان کے ترجمے کو زمانے کے لحاظ سے مقدم رکھا ہے لیکن یہ بھی محض قیاس ہے اور جب تک کوئی قطعی ثبوت نہ ملے اس کی صحت مشتبہ ہے البتہ ایک بات ایسی ہے جس سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ شاہ رفیع الدین کا ترجمہ بعد کا ہے۔ شاہ عبدالقادر نے اپنے ترجمے کے دیباچے میں اپنے والد شاہ ولی اللہ کے فارسی ترجمے کا ذکر تو کیا ہے لیکن اپنے بھائی کے ترجمے کا کہیں اشارہ نہیں کیا اس سے یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ اس وقت تک انہوں نے کوئی ترجمہ نہیں کیا تھا۔ [16]

شاہ عبدالقادر نے اس ترجمے کو 12 سال کی طویل مدت کے اعتکاف میں پورا کیا اور تکمیل کا سنہ 1205 ہجری ہے اس کے متعدد قلمی نسخے مختلف کتب خانوں میں مختلف ناموں سے پائے جاتے ہیں۔ مثلاً ترجمہ قرآن شریف، ترجمۃ القران" وغیرہ [17]۔ ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم کی تحقیق کے مطابق شاہ برادران کے تراجم سے پہلے تفسیر یابی نام کا ایک ترجمہ قرآن ہوا ہے جس کے ساتھ تفسیر بھی شامل ہے اور مترجم نے خود لکھا ہے کہ یہ بروز ہفتہ تاریخ 20 جمادی الثانی 1087ھ کو لکھا۔ لیکن ڈاکٹر عبدالحق اس بیان کو صحیح ماننے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تاریخ تالیف 1287ھ ہی ہوگا اور جو اس کا تاریخی سبب وحوالہ دیا گیا ہے وہ بے بنیاد وسقم ہے۔ [18] "ترجمہ قرآن مجید" کے نام سے ایک مخطوطہ کتب خانہ سالار جنگ میں ہے۔ یہ پورے قرآن مجید کا ترجمہ ہے اور متن سے معریٰ ہے۔ اس کا آغاز تو سورہ فاتحہ کے ترجمے

سے ہو تا ہے، آلم سے شروع ہو کر سورہ ناس کے ترجمے پر اختتام ہو تا ہے۔اس کے تعلق سے مولوی نصیر الدین ہاشمی نے فہرست کتب میں لکھا ہے کہ "ڈاکٹر گل کرائسٹ کی نگرانی میں فورٹ ولیم کالج میں جو دارالترجمہ قائم ہوا تھا اس کے بعض مترجمین نے مل کر اس ترجمہ قرآن کو مکمل کیا جن میں مولوی بہادر علی حسینی اور امانت علی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ بعض اور اصحاب بھی شامل تھے۔

مولوی عبد الحق والے نسخے سے صاف ظاہر ہو تا ہے کہ ترجمے کا کام سنہ 1217 ہجری سے شروع کیا گیا اور سنہ 1219 ہجری میں اختتام کو پہنچا۔[19] مولوی عبد الحق صاحب نے اپنی تصنیف میں حکیم محمد شریف خان کی تفسیر قرآن کا ذکر کیا ہے مولوی صاحب نے زیر بحث تفسیر کے تعلق سے لکھا ہے کہ "یہ ترجمہ (قلمی) ہے اس وقت حکیم محمد احمد خان صاحب کے کتب خانے میں موجود ہے اور مولانا ابوالکلام آزاد کی وساطت سے ہمیں اس کی زیارت نصیب ہوئی[20]۔ حکیم محمد شریف خان عہد شاہ عالم ثانی میں دلی کے نامور طبیب تھے مولوی عبد الحق صاحب نے حکیم صاحب کا سنہ وفات جو انہیں حکیم محمد احمد خان صاحب کی زبانی معلوم ہوا۔ 1216 ہجری مطابق 1801ء لکھا ہے حکیم صاحب کے ترجمے کے بارے میں مولوی عبد الحق صاحب رقمطراز ہیں کہ "اس کی زبان شاہ عبد القادر مرحوم کے ترجمے کے مقابلے میں زیادہ صاف ہے اور لفظی پابندی میں اتنی سختی نہیں کی گئی ہے۔ اردو زبان کی ترکیب کا نسبتاً زیادہ خیال رکھا گیا ہے نیز شاہ صاحب کی طرح ہندی میں نہیں بلکہ ریختہ میں ترجمہ کیا ہے۔ نیز مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ "حکیم صاحب اسے تفسیر کہتے ہیں لیکن درحقیقت ترجمہ ہے البتہ کہیں کہیں ایک آدھ لفظ ترجمے کی صراحت کیلئے بڑھا دیا گیا ہے[21]۔ اسی طرح مولوی قاضی عبد السلام بدایونی نے 1829 میں قرآن مجید کا منظوم ترجمہ مع تفسیر "زاد الآخرہ" کے نام سے کیا[22]۔ حکیم محمد اشرف کاندھلوی نے سورہ یوسف کا منظوم ترجمہ و تفسیر کی جو کہ 1849ء میں شائع ہوا۔[23] ڈاکٹر صالحہ عبد الحکیم نے بھی اٹھارہویں صدی عیسوی کے کچھ تراجم کا ذکر کیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

1۔1737ء بمطابق 1150 ہجری مخطوطہ نامعلوم الاسم کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں ہے۔

2۔1770ء مطابق 1184ء ہجری ترجمہ شاہ مراد اللہ انصاری

3۔1785ء مطابق 1200 ہجری ترجمہ و تفسیر قرآن مطابق امامیہ مذہب ہے۔

4۔1785ء مطابق 1200 ہجری مجہول الاسم مترجم کا ترجمہ و تفسیر قرآن حکیم ہے۔

5۔1790 مطابق 1205 ہجری۔ قاضی سید نور الحق منعم متوفی 1223 ہجری مطابق 1808 رامپور سے آٹھ کوس کے فاصلے پر ایک گاؤں میں رہتے تھے۔ انہوں نے نواب سید محمد فیض اللہ خان کی فرمائش پر ترجمہ و تفسیر لکھی۔[24]

6۔1829 مطابق 1245 ہجری۔ عبد اللہ ہو گلی نے قرآن کا اردو ترجمہ کیا ہے۔

7۔1829ء مطابق 1245 ہجری عبد اللہ سید نے ترجمہ کیا۔ یہ ٹائپ شدہ ہے اور ادارہ ادبیات اردو حیدر آباد دکن میں موجود ہے اس میں کل آٹھ سو پچاس صفحات ہیں۔

8۔1836ء مطابق 1252 ہجری سید علی مجتہد بن سید دلدار علی نے ایک ترجمہ کیا ہے۔ سید دلدار علی کا انتقال 1259 ہجری مطابق 1843ء کو ہوا۔ ترجمہ و تفسیر کا نام "توضیح المجید فی تنقیح کلام اللہ الحمید" ہے یہ بمبئی کے حیدری پریس سے چار جلدوں میں شائع ہوا تھا۔ مترجم شیعہ عقائد سے تعلق رکھتے تھے۔

9۔1837ء مطابق 1253 ہجری۔ مولانا کرامت علی جونپوری متوفی 1290ء ہجری بمطابق 1873ء نے ترجمہ قرآن کیا جس کا نام کوکب دری" ہے کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں موجود ہے۔

10۔1839ء مطابق 1255 ہجری۔ مولوی انور علی لکھنوی نے 1839ء میں قرآن کا ترجمہ کیا یہ مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی حیدر آباد دکن میں ہے 11۔1840ء مطابق 1256 ہجری۔ قرآن کا یہ اردو ترجمہ نامعلوم الاسم مترجم کا ہے۔ جو 1840ء میں لکھا گیا۔ اس میں کل 758 صفحات ہیں۔

12۔1844ء مطابق 1260 ہجری میں ایک ترجمہ امریکی مشن کی جانب سے کیا گیا۔ مترجم کا نام پر سباتاریان ہے۔ اس ترجمہ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مسلمان ناقص ہیں اور ان کی غلطیوں پر بحث کی گئی۔ نیز عیسائی مذہب پر مسلمان جو اعتراض کرتے ہیں۔ اس کا جواب بھی عیسائی نظریہ کے تحت دیا گیا ہے۔

13۔1844ء مطابق 1260 ہجری میں سید صفدر حسین مودودی کا ترجمہ و تفسیر قرآن مجید مع ختم الصحائف مترجم میاں محمود الحسن کمالیہ ضلع لائل پور کی ملکیت میں موجود ہے۔

14۔1854ء مطابق 1271 ہجری میں یہ نامعلوم الاسم ترجمہ مطبع محبوب علی میں چھپا تھا اور برٹش میوزیم لندن میں موجود ہے۔[25]

اسی طرح بہت سے تراجم کا ذکر ملتا ہے جن میں 1858ء میں کامل شاہ دکنی، 1860ء میں صبغت اللہ قاضی، 1861ء میں غلام مہدی خان واصف 1864ء میں تفسیر القران لتخریج لغات الفرقان معہ ترجمہ از محمد سلیم، 1866ء میں نواب قطب الدین خان بہادر، 1866ء میں مولانا یعقوب حسن کا "حمائل شریف مترجم اردو"، 1867ء میں محمد حسن خان شیدا کا تفسیر عزیزی کے 29 اور 30 پارے کا اردو ترجمہ 1867ء، میں مولوی عبدالغفور خان کا حدائق البیان فی معارف القرآن" 1868ء میں محمد ہاشم علی 1873ء میں سید ظہیر الدین بلگرامی، 1876ء میں روف احمد رافت نقشبندی مجددی، 1876ء میں محمد حسن نقوی کی تفسیر شاہی، 1879ء میں سرسید احمد خان کا نامکمل ترجمہ و تفسیر، 1882ء میں الحاج سید محمد شاہ۔ ایم۔ اے کا "مطالب الفرقان فی ترجمہ القرآن"، 1882ء میں نامعلوم الاسم مترجم کا ترجمہ قرآن مجید 1883ء، میں محمد عثمان سلیم الدین تسلیم جے پوری، 1884ء میں حسین علی خان 1884ء، میں نواب صدیق حسن خان کا ترجمان القرآن بلطائف البیان"، 1885ء میں محمد احتشام الدین مراد آبادی۔ 1886ء میں سید زین العابدین کا ترجمہ قرآن "کاشف الغم" 1886ء میں سید علی محمد، 1886ء میں مولوی فخر الدین احمد کی "تفسیر قادری" 1886ء میں نواب محمد حسین قلی خان، 1887ء میں حکیم سید محمد حسن امروہی کی تفسیر "غایتہ البرہان" 1888ء میں مجہول الاسم مترجم کا ترجمہ، 1889ء میں ابو محمد ابراہیم بن الحکیم عبدالعلی آروی، 1890ء میں سید عمار علی رئیس کا "عمدۃ البیان"۔ 1890ء میں مصطفیٰ بن محمد سعید کا "القران المترجم"، 1891ء میں خلاصتہ التفاسیر معہ ترجمہ "از فتح محمد تائب لکھنوی، 1892ء میں احسان اللہ محمد عباسی گورکھپوری، 1893ء میں مولوی محمد باقر، 1894ء میں محمد فیروز الدین ڈسکوی کا" قرآن کریم "مترجم اردو"، 1895ء میں احتشام الدین مراد آبادی-1895ء میں مولانا ثناء اللہ امرتسری، 1896ء میں مجہول الاسم مترجم کا اردو ترجمہ قرآن مجید، 1897ء میں مولوی حمید اللہ میرٹھی، 1897ء میں مولانا عبدالمقتدر بدایونی، 1898ء میں مجہول مترجم نے "قرآن شریف مترجم اردو مع تفسیر منحۃ الجلیل" 1898ء میں اردو کے مشہور مصنف ڈپٹی نذیر احمد، 1899ء میں مولانا عبدالحق حقانی کی "تفسیر فتح المنان"، 1900ء میں عبدالحکیم خان پٹیالوی، 1900ء میں سراج الدین محمد عبدالروف کا ترجمہ "قرآن مجید مع تفسیر جلالین، 1900ء میں فتح محمد جالندھری کا ترجمہ "نور ہدایت" اور 1900ء میں عاشق الٰہی میرٹھی[26] ان سب کے تراجم کا تذکرہ مختلف کتب میں ملتا ہے اور کئی مقامات پر ان کی چیدہ چیدہ تفصیلات بھی موجود ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ برصغیر دینی و علمی لحاظ سے بہت زرخیز خطہ ہے سابقہ وضاحت سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ برصغیر میں اوائل اسلام سے ہی ترجمہ قرآن مجید کا آغاز ہو چکا تھا۔ اور شاہ عبدالقادر کے

ترجمے سے پہلے بھی اردو یا دکنی زبان کے کچھ تراجم منصہ شہود پر آچکے تھے۔ لیکن وہ ترجمانی قرآن مجید کے اعلیٰ معیار کے مطابق نہیں تھے اور مکمل تراجم بھی نہیں تھے۔ شاہ عبدالقادر کا ترجمہ قرآن جہاں برصغیر میں اردو تراجم قرآن کی خشت اول کہلایا وہاں قرآن کریم کی معیاری ترجمانی کا بھی بہت حد تک فریضہ سرانجام دیا۔ ان کے اس جرات مندانہ اقدام کے بعد اردو ترجمہ قرآن مجید کا سلسلہ تسلسل سے چل نکلا اور ابھی تک جاری ہے۔ اٹھارہویں اور انیسویں صدی عیسوی کے اردو تراجم اجمالی تعارف گزر چکا ہے۔ یہی سلسلہ بیسویں صدی عیسوی میں بھی جاری رہا۔ اور ابھی تک جاری ہے جس کی کچھ تفصیلات درج ذیل ہیں۔

1901ء میں قرآن مجید مع تفسیر بالحدیث، برحاشیہ از حیرت دہلوی، 1902ء میں سید امیر علی کی تفسیر مواہب الرحمان "1902 میں سید شریف حسین کا ترجمہ "بنام حیدری"، 1902 میں "تفسیر قادری" جس کا تاریخی نام "کشف القلوب" ہے۔ 1903 میں محمد عبدالمجید کی "تیسیر البیان فی ترجمہ القرآن۔ 1904ء حکیم سید محمد حسن کی تفسیر حسینی وحیات سرمدی المعروف بغایۃ البریان فی تاویل القران: 1905ء میں ابوذر سنبھلی نے ترجمہ و تفسیر جلالین۔" اسی ہی سال جناب وحید الزمان کی تالیف "تفسیر وحیدی مع ترجمہ موضحۃ الفرقان"، 1906ء میں مولوی سرور شاہ کی تفسیر سروری مع ترجمہ' اور قرآن شریف مترجم بترجمہ شاہ رفیع الدین و محشی بفوائد سلفیہ و موضع القرآن از شاہ عبدالقادر، ترتیب واضافات از مولانا عبدالاول غزنوی بن محمد بن عبداللہ غزنوی، 1907 میں تفسیر القرآن مع ترجمہ فرقان حمید "از مولوی محمد انشاء اللہ اور مولانا نظام الدین حسن کا "قرآن مجید مترجم "1908 میں عبداللہ چکڑالوی کا "ترجمہ قرآن " 1910ء میں ترجمہ قرآن از مولانا حکیم نورالدین منصہ شہود پر آئے[27]

1908ء میں پہلی بار تفسیر بیان القرآن از مولانا اشرف علی تھانوی شائع ہوئی اس کے متعلق ڈاکٹر شطاری لکھتے ہیں کہ "ویسے تو شاہ ولی اللہ کے خاندان کے تراجم و تفسیر قرآن مجید موجود تھے مگر تھانوی صاحب کے خیال میں وہ اس دور کے تقاضوں کو پورا نہ کرسکتے تھے۔ عوام کے عربی و فارسی سے دور ہونے کی وجہ وہ تفاسیر و تراجم ان کیلئے مشکل بن گئے۔ وقتاً فوقتاً اردو زبان کی ترقی سے عوام کو اردو تراجم میں بھی دلچسپی نہ رہی تھی اس لیے مولوی صاحب موصوف نے عزم نے کیا کہ۔ "ان لوگوں کو کوئی نیا ترجمہ دیا جاوے جس کی زبان و بیان تقریر مضامین میں ان کے مذاق و ضرورت کا حتی الامکان پورا لحاظ رہے اور ساتھ ہی اس کے کوئی ضروری مضمون خواہ جزو قرآن ہو یا اس کے متعلق ہو رہ نہ جاوے۔[28] مولوی سید محبوب رضوی کے مطابق یہ تفسیر بارہ جلدوں میں مطبع مجتبائی دہلی میں سنہ 1336 ہجری میں چھپی ہے[29] مشرف علی تھانوی بیان القرآن کے بارے میں لکھتے ہیں۔ 1325 ہجری میں بامحاورہ اردو زبان میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانو ی نے تفسیر "بیان القرآن" لکھی جس میں حل مطالب اور ربط آیات کا خاص خیال رکھا گیا ہے[30] محمد حبیب اللہ قاضی رقمطراز ہیں کہ "مو لانا رحیم بخش دہلوی کی اعظم التفاسیر، مولانا محمود حسن کا ترجمہ شیخ الہند، مولانا محمد ایوب دہلوی کی تفسیر ایوبی معہ ترجمہ " بھی اسی عرصہ کی تصانیف ہیں۔[31]

1912ء میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کا کنزالایمان فی ترجمۃ البیان، مولانا نعیم الدین مرادآبادی کی خزائن العرفان"، مولانا محمد حشمت علی خان بریلوی، رضوی" کی جواہر الایقان فی توضیح کنزالایمان۔ سید حسن بہاری کی "مطالب القرآن" منظر عام پر آئیں[32]

ڈاکٹر شطاری کنزالایمان از مولانا احمد رضا خان" کے متعلق لکھتے ہیں کہ "سورہ فاتحہ کے بعد دیگر سورتوں کے ترجمے کے تعلق سے کہا جاسکتا ہے کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کا یہ ترجمہ عام تحت اللفظ ترجموں کے انداز کا نہیں ہے۔ عبارت میں ربط و تسلسل قائم رکھنے کی ایسی کو شش کی گئی ہے کہ پڑھتے وقت اس کے لفظی ہونے یا نہ ہونے کا دھیان ہی نہیں ہوتا۔ یہ ترجمہ حسب موقع تحت اللفظ بھی ہے اور بامحاورہ

بھی۔بڑی خوبی یہ ہے کہ ترجمہ مفہوم قرآن کے قریب ہے [33] بیسوی صدی عیسوی اردو تراجم کے لحاظ سے بہت زرخیز صدی ہے جس کا کچھ بیان ماسبق میں گزر چکا ہے اس کے ہر ہر سال میں کئی کئی تراجم ہوئے جن کا احاطہ و تفصیلی تذکرہ تو ناممکن ہے ان کا اجمالی جائزہ درج ذیل ہے۔ 1913ء میں ڈاکٹر ابوالفضل میر کا اردو ترجمہ بلا متن الہ آباد سے طبع ہوا۔ 1915ء میں خواجہ احمد الدین امر تسری کی "تفسیر بیان للناس مع ترجمہ"، ترجمہ القرآن بلا متن" از ریونڈر ڈاکٹر احمد شاہ پادری، قرآن مجید مترجم مع تفسیر وضح القرآن مسمی بہ تفسیر احمد " از میر محمد سعید قادر کی میر مجلس احمد پور حیدر آباد دکن، 1917ء میں "ترجمہ قرآن از سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی۔ 1919ء میں فخر الدین ملتانی کا ترجمہ "مترجم حمائل 1925ء میں محمود حسن شیخ الہند کا ترجمہ "قرآن شریف مترجم "1926ء میں ترجمہ تفسیر ابن عباس زیر متن ترجمہ شاہ رفیع الدین از مفتی محمد رمضان اکبر آبادی، "کتاب الہدی "ترجمہ قرآن از یعقوب حسن، 1927ء میں معجز نما متوسط قرآن شریف مترجم "، 1928ء میں احسن الفوائد از سید احمد حسن دہلوی، 1931 میں ترجمان القرآن از مولانا ابوالکلام آزاد۔ 1934 میں "معجز نما کلاں قرآن شریف مترجم "ترجمہ از شاہ رفیع الدین اور مولانا اشرف تھانوی 1936ء میں متوسط دو ترجمہ والا قرآن محشی۔ 1937 میں "مترجم و محشیٰ قرآن حکیم از مولانا احمد علی، 1938ء میں عام فہم تفسیر القرآن مع ترجمہ شاہ رفیع الدین از خواجہ حسن نظامی "فوائد موضع الفرقان " معروف بحواشی شبیری از سید شبیر احمد عثمانی، 1939ء میں آسان دید قرآن مجید مترجم و تفسیر بیان السبحان " از سید عبد المنعم جلالی، اردو زبان میں ترجمہ و مختصر مطالب موسوم بر "حسن بیان " از غلام حسن نیازی پشاوری، 1941ء میں "شاندار متوسط قرآن مجید اکاون خوبیوں والا مع تفسیر کامل "ترجمہ زیر متن مولانا اشرف علی تھانوی، 1943 میں تسہیل القرآن معہ ترجمہ " از مولوی فیروز الدین، 1947ء میں ترجمہ قرآن بین السطور " از حافظ روشن علی، ترجمہ قرآن مع مختصر حواشی از میر محمد اسحاق اور توضیح القرآن مع ترجمہ از محمد سلیمان فاروقی امر تسری منظر عام پر آئے [34]

1947ء دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست کے وجود میں آنے کا سال ہے چونکہ مملکت خداداد پاکستان بنی ہی اسلام کے نام پر تھی لہذا اس کے وجود میں آتے ہی قرآن کی تفہیم کیلئے کام ہونا شروع ہو گیا۔ 1947ء کے بعد قرآن کریم کی کئی ضخیم تفاسیر اور کئی بامعنی سہل اور عام فہم تراجم وجود میں آئے جن کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

1948ء میں تفسیر القرآن از مفتی انتظام اللہ، 1949ء میں مرزا عبد الحمید ایم۔اے کی تعلیمات قرآن"، 1950ء میں آغا رفیق بلند شہری کا ترجمہ "اعجاز نما قرآن شریف "اور فیروز الدین روحی اکبر آبادی کی "تفسیر القران مع ترجمہ "1951ء میں سید ابوالاعلی مودودی کی معروف تفسیر " تفہیم القرآن مع ترجمہ اور مولانا عبد العزیز خطیب جامع مزنگ لاہور کی "عزیز البیان فی تفسیر القرآن بر حاشیہ " اور محمد عتیق ابوالقاسم کی " قرآن عظیم "مختلف ناشرین سے شائع ہو کر برصغیر میں اردو ترجمہ قرآن میں ایک وقیع اضافہ ثابت ہوئے۔ [35]

نیز ڈاکٹر محمد باقر خاکوانی لکھتے ہیں: 1948ء میں حسین صاحب کی مضامین القرآن "1949ء میں "بیان القرآن " از عبد العزیز 1950 میں " تسہیل القران " از فیروز الدین لاہوری، 1951 میں مولانا عبد العزیز کی تفسیر و ترجمہ "عزیز البیان فی تفسیر القرآن "1952 میں مولوی احمد حسن فاضل کی " تفسیر جدید منظر عام پر آئے [36]

مولانا احمد سعید دہلوی کا ترجمۃ القرآن مسمی بہ کشف الرحمان مع تیسیر القرآن و تسہیل القرآن قاری محمد افضل اسماعیل کا ترجمہ قرآن مجید " چراغ ہدایت " اور عبد الماجد دریا آبادی کی مشہور زمانہ تفسیر " تفسیر ماجدی مع ترجمہ 1952ء شائع ہوئے۔ 1953ء میں حکیم احمد شجاع الایوبی کی " افصح البیان فی مطالب القرآن " کراچی کے قرآن محل کی طرف سے "نورافزا" متوسط القرآن شریف مع حواشی "شائع ہوئی۔

1954ء میں محمد ابراہیم جوناگڑھی کا ترجمہ و تفسیر " تفسیر محمدی۔ 1955ء میں مرزا احمد علی کا " القرآن الحکیم مترجم مع حواشی تفسیر لوامع البیان "، 1956ء میں سید محمد ابو الحسنات قادری کی تفسیر و ترجمہ بایآت بینات خلاصہ تفسیر الآیات باقوال الحسنات " مولانا عبد الستار دہلوی کی تفسیر ستاری مع ترجمہ مع احسن التفاسیر "، 1957ء میں نور العرفان فی حاشیہ القرآن از مفتی احمد یار خان نعیمی۔ 1959ء میں کراچی کے لیتھو آفسٹ پریس سے " قرآن مجید مع حاشیہ فوائد ستاریہ ترجمہ و تفسیر " القرآن المبین مع ترجمہ تفسیر المتقین مطابق روایات ائمہ۔ غلام وارث کی " تبیان القرآن / روح الصداق شائع ہوئے [37] 1955ء میں مجموعہ تفاسیر فراہی از مولانا امین احسن اصلاحی 1957ء میں تفسیر صغیر از مرزا بشیر الدین (قادیانی) 1961 سائنٹفک قرآن " از محمد شفیق اللہ منظر عام پر آئے [38]۔ 1962ء میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی شہرہ آفاق تفسیر " تفسیر مظہری " 1964ء میں محمد راز ابن عبد اللہ کا ترجمہ " قران مجید منتخب حواشی اور ثنائی والا ترجمہ " جسٹس پیر کرم شاہ الازہری کی لاثانی تفسیر " ضیاء القرآن و تفسیر حواشی " 1966 میں مولانا محمد حنیف ندوی کا ترجمہ " القرآن الحکیم مترجم مع تفسیر البیان ابو محمد مصلح حیدر آبادی کی " توضیح القرآن 1968ء میں حامد حسن بلگرامی کی تفسیر و ترجمہ " فیوض القرآن اور 1970 میں غلام احمد پرویز کی تفسیر و ترجمہ " مفہوم القرآن بہت اہمیت کے حامل ہیں [39] اس کے علاوہ کئی غیر معروف جزوی تراجم بھی اس سارے عرصے میں اس عظیم علمی کاروان کا حصہ بنے جن کا یہاں تذکرہ طوالت کا باعث ہو گا۔

1963ء میں " تفسیر کبیر " از مرزا بشیر الدین محمود (قادیانی)، 1966ء میں مفتی اعجاز ولی خان کی " تنویر القرآن علی کنز الایمان، پیر غلام وارث کی تبیان القرآن، 1967ء میں پروفیسر نور الحق حیدر آبادی کی " تفسیر قرآن، 1970ء میں مولوی حسن یوسفی کی تفسیر اعجاز القرآن فی اسرار البیان "، 1976ء میں تفسیر مواہب القرآن مع ترجمہ از امیر علی ملیح آبادی، مطالب القرآن اردو از غلام احمد پرویز 6 جلد میں 1975ء تا 1985، مولانا ادریس کاندھلوی کی 7 جلد میں " معارف القرآن "، 1982ء تا 1986ء مولانا شبیر احمد عثمانی کی تفسیر عثمانی مع ترجمہ (کئی بار شائع ہوئی)، مولانا امین احسن اصلاحی کی 9 جلد میں " تدبر قرآن " 1982ء تا 1983ء، مفتی محمد شفیع کی " معارف القرآن " 8 جلد میں 1982ء تا 1986ء، محمد علی صدیقی کاندھلوی کی " معالم القرآن "، محمد اشرف کی " تفسیر فاضلی، 1981ء میں 1983ء میں محمد احمد کی " درس قرآن "، 1986ء میں وحید الدین خان کی " تذکیر القرآن "، 1992ء میں قاری محمد ابراہیم کا ترجمہ " قرآن مجید کا منظوم قرآنی مفہوم، علامہ غلام رسول سعیدی کی تفسیر " تبیان القرآن " 1998ء میں شائع ہوئی جو کہ عصر حاضر کی تمام تفاسیر میں سے بہترین تفسیر ہے، [40] 2005ء میں ڈاکٹر طاہر القادری کا ترجمہ قرآن بنام " عرفان القرآن " شائع ہوا جو کہ عام فہم اور سہل انداز میں لکھا گیا ہے [41] نیز 2010ء میں سید صفدر حسین نجفی کا " ترجمہ قرآن " اور 2014ء میں " مطالعہ قرآن " از مولانا عبد اللہ منظر عام پر آئے۔ اس کے علاوہ تفسیر احسن البیان " از حافظ صلاح الدین یوسف "، تفسیر نعیمی " از مفتی احمد یار خان نعیمی "، جواہر القرآن " از غلام اللہ خان "، گلدستہ تفاسیر " از مولانا عبد القیوم مہاجر مکی و مدنی و دیگر ایسی تفاسیر بھی ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں اور کئی کئی بار شائع ہو چکے ہیں۔ نیز مذکورہ بالا تراجم کے علاوہ برصغیر میں عربی و فارسی تراجم و تفاسیر کے آسان اور عام فہم اردو تراجم بھی کیے گئے جو کہ کثیر تعداد میں ہیں جن کیلئے علیحدہ موضوع کی ضرورت ہے۔

مذکورہ بالا تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ برصغیر نے علوم قرآن و فہم قرآن کی ترویج میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اور سینکڑوں ایسے تراجم پیش کیے۔ جو کہ نا صرف قرآن فہمی کا ذریعہ ہیں بلکہ زبان اردو کو ادبی و علمی خطوط پر استواری کی راہ بھی دکھاتے ہیں۔ برصغیر ہر لحاظ سے ایک

زرخیز علمی خطہ ہے۔ جس نے دین اسلام کے ہر شعبہ میں اپنا وقیع اور گراں قدر حصہ ڈالا ہے۔ جس کی کچھ نظیر علم قرآن اور ترجمہ قرآن کے حوالے سے آپ کے سامنے پیش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ میری اس تحریر کو تمام امت کیلئے نافع بنائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

مصادر(References)

[1] ۔سورہ آل عمران:3:164۔

Al Imran:164

[2] ۔-سورہ السبا:34:28

Al saba:28:34

[3] شطاری،سید حمید،ڈاکٹر،قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر کا تنقیدی مطالعہ 1914 تک،طبع اول،عثمانیہ یونیورسٹی،حیدرآباد،1982ء،19۔

Shitaari,sayed Hameed,dr,quran majid k urdu tarajim o tafaseer ka tanqeedi mutaala 1914 tk(first adition,usmania university, Hyderabad,ء1982),19

[4] شطاری،سید حمید،ڈاکٹر،قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر کا تنقیدی مطالعہ 1914 تک،طبع اول،عثمانیہ یونیورسٹی،حیدرآباد،1982ء،19۔

Shitaari,sayed Hameed,dr,quran majid k urdu tarajim o tafaseer ka tanqeedi mutaala 1914 tk(first adition,usmania university, Hyderabad,ء1982),19

[5] شطاری،سید حمید،ڈاکٹر،قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر کا تنقیدی مطالعہ 1914 تک،طبع اول،عثمانیہ یونیورسٹی،حیدرآباد،1982ء،19۔

Shitaari,sayed Hameed, dr,quran majid k urdu tarajim o tafaseer ka tanqeedi mutaala 1914 tk(first adition,usmania university, Hyderabad,ء1982),19

[6] شطاری،سید حمید،ڈاکٹر،قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر کا تنقیدی مطالعہ 1914 تک،طبع اول،عثمانیہ یونیورسٹی،حیدرآباد،1982ء،19۔

Shitaari,sayed Hameed,dr,quran majid k urdu tarajim o tafaseer ka tanqeedi mutaala 1914 tk(first adition,usmania university, Hyderabad,ء1982),19

[7] شطاری،سید حمید،ڈاکٹر،قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر کا تنقیدی مطالعہ 1914 تک،طبع اول،عثمانیہ یونیورسٹی،حیدرآباد،1982ء،19،20۔

Shitaari,sayed Hameed,dr,quran majid k urdu tarajim o tafaseer ka tanqeedi mutaala 1914 tk(first adition,usmania university, Hyderabad,ء1982)19,20

[8] عالم،مختار حق،مولوی،قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر،رسالہ فیض الاسلام،راولپنڈی،قرآن نمبر،جون جولائی 1980،4،5۔

Aalam, mukhtar haq,molvi,quran k urdu tarajim o tafseer, risaala faiz ul islam, (Rawalpindi,quran no, june july 1980),4,5

[9] ۔قریشی،نثار احمد،ڈاکٹر،ترجمہ۔روایت اور فن،مطبوعہ مقتدرہ قومی زبان،ص3۔

Quresi,nisar ahmad,Dr,tarjuma-rivayat aur fann,(matbooah muqtadarah qoumi zaban),3

[10] ۔جیلانی،کامران،تنقید کا نیا پس منظر،مکتبہ ادب جدید،پٹیالہ گراونڈ لاہور،1964ء،63۔

Jeelani,Kamran,tanqeed ka niyaa pass e manzar,maktabah adab e jaded, (patyaala ground, Lahore),63

[11] دہلوی،عبدالقادر،شاہ،ترجمہ قرآن،مطبوعہ منصب دار ریاست بھوپال انڈیا،ص109۔

Dehlvi,abdul qadir,shah,tarjuma Quran,(Matbooah Dar-e-Riyasat Bhopal, India),109.

[12] محمد عبداللہ،ڈاکٹر،پروفیسر،اردو ترجمہ اور لسانی ارتقاء،کلیہ علوم اسلامیہ،دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور،ص109۔

Muhammad Abdullah,Dr,Prof,Urdu Tarjuma aur Lissani Irtiqa,Kulliyah Uloom e Islami,(The Islamia university of Bahawalpur),109.

[13] شاکر عبدالجبار،پروفیسر،اردو زبان میں تراجم قرآن ایک مطالعہ،کلیہ علوم اسلامیہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور(مقالات قرآن کانفرنس)،ص10

Shakir Abdul Jabaar,Prof,Urdu Zabaan me Traajim e Quran aik Mutalaa, kulliyah Uloom Islamia (The Islamia University of Bahawalpur,maqaalat e quran conference),109

[14] شاکر عبدالجبار،پروفیسر،اردو زبان میں تراجم قرآن ایک مطالعہ،کلیہ علوم اسلامیہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور(مقالات قرآن کانفرنس)،ص109۔

Shakir Abdul Jabaar,Prof,Urdu Zabaan me Traajim e Quran aik Mutalaa, kulliyah Uloom Islamia (The Islamia University of Bahawalpur,maqaalat e quran conference),109

[15]

Darya Abadi, Abdul Majid, Moulana, Tafsir –Ul-Quran. Volume 1. Academy of Islamic, Research and Publications. Nadwat ul ulama, Lucknow, -226007 (india) Page. 3

[16]۔عبدالحق، مولوی، قدیم اردو، ناشر مکتبہ معاویہ ہند، ص133،132۔

Abdul Haqq,Molvi,qadeem Urdu,(Nashir Maqtabbah Muaviya Hind),132,133.

[17]شطاری، سید حمید، ڈاکٹر، قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر کا تنقیدی مطالعہ 1914 تک، طبع اول، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد، 1982ء، 144۔

Shitaari,sayed Hameed,dr,quran majid k urdu tarajim o tafaseer ka tanqeedi mutaala 1914 tk(first adition,usmania university, Hyderabad,ء1982),144

[18]صالحہ، عبدالحکیم شرف الدین، ڈاکٹر، قرآن حکیم کے اردو تراجم، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی، ص82۔

Salaha, Abdul Hakeem Sharf u Deen, Dr, Quraan Hakeem k Urdu Taraajim,(Qadeem Kuttab Khana, Muqabil Aaram Baagh Karachi),82.

[19]شطاری، سید حمید، ڈاکٹر، قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر کا تنقیدی مطالعہ 1914 تک، طبع اول، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد، 1982ء، 189، 188۔

Shitaari,sayed Hameed,dr,quran majid k urdu tarajim o tafaseer ka tanqeedi mutaala 1914 tk(first adition,usmania university, Hyderabad,ء1982),188،189

[20]عبدالحق، مولوی، قدیم اردو، ناشر مکتبہ معاویہ ہند، ص136۔

Abdul haqq,molvi,Qadeem Urdu,(maktabah moavia hind),136

[21]عبدالحق، مولوی، قدیم اردو، ناشر مکتبہ معاویہ ہند، ص136۔

Abdul haqq,molvi,Qadeem Urdu,(maktabah moavia hind),136.

[22]۔۔۔شطاری، سید حمید، ڈاکٹر، قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر کا تنقیدی مطالعہ 1914 تک، طبع اول، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد، 1982ء، 386۔

Shitaari,sayed Hameed,dr,quran majid k urdu tarajim o tafaseer ka tanqeedi mutaala 1914 tk(first adition,usmania university, Hyderabad,ء1982),386.

386,[23]۔شطاری، سید حمید، ڈاکٹر، قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر کا تنقیدی مطالعہ 1914 تک، طبع اول، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد، 1982

Shitaari,sayed Hameed,dr,quran majid k urdu tarajim o tafaseer ka tanqeedi mutaala 1914 tk(first adition,usmania university, Hyderabad,ء1982),386

[24]صالحہ، عبدالحکیم شرف الدین، ڈاکٹر، قرآن حکیم کے اردو تراجم، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی، ص84، 83۔

Salaha, Abdul Hakeem Sharf u Deen, Dr, Quraan Hakeem k Urdu Taraajim,(Qadeem Kuttab Khana, Muqabil Aaram Baagh Karachi),83،84

[25]صالحہ، عبدالحکیم شرف الدین، ڈاکٹر، قرآن حکیم کے اردو تراجم، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی، ص98، 97، 96، 95۔

Salaha, Abdul Hakeem Sharf u Deen, Dr, Quraan Hakeem k Urdu Taraajim,(Qadeem Kuttab Khana, Muqabil Aaram Baagh Karachi),95,96,97,98

[26]۔صالحہ، عبدالحکیم شرف الدین، ڈاکٹر، قرآن حکیم کے اردو تراجم، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی، ص99 تا 110۔

Salaha, Abdul Hakeem Sharf u Deen, Dr, Quraan Hakeem k Urdu Taraajim,(Qadeem Kuttab Khana, Muqabil Aaram Baagh Karachi),99 to 110

[27]صالحہ، عبدالحکیم شرف الدین، ڈاکٹر، قرآن حکیم کے اردو تراجم، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی، ص118 تا 121۔

Salaha, Abdul Hakeem Sharf u Deen, Dr, Quraan Hakeem k Urdu Taraajim,(Qadeem Kuttab Khana, Muqabil Aaram Baagh Karachi), 118to 121.

[28]۔۔شطاری، سید حمید، ڈاکٹر، قرآن مجید کے اردو تراجم و تفاسیر کا تنقیدی مطالعہ 1914 تک، طبع اول، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد، 476، 1982

Shitaari,sayed Hameed,dr,quran majid k urdu tarajim o tafaseer ka tanqeedi mutaala 1914 tk(first adition,usmania university, Hyderabad,ء1982),476

[29]رضوی، سید محبوب، مولوی، رسالہ دارالعلوم، ماہ ستمبر 1955ء مدرسہ دارالعلوم دیوبند، ص41۔

Rizvi , Sayad Mehboob, Molvi,(Risaala Darul Uloom , Mah e September 1955 Madrassa Darul Uloom Deoband),41.

[30] ندوی، محمد حنیف علامہ، تفسیر سراج البیان، طبع اول، اپریل 1983ء، ملک سراج الدین اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور، ص 16۔
Nadvi, Muhammad Hanif Allama, Tafseer Siraj ul Beyaan, Tabay Awal, April 1983, (Malik Siraj-u-Deen and Sons Publishers Kashmeer Bazaar Lahore),16.

[31] قاضی، حبیب اللہ، محمد، برصغیر (پاک وہند) میں قرآن فہمی اور تفسیری خدمات کا علمی وتنقیدی جائزہ، شعبہ علوم اسلامیہ پشاور یونیورسٹی، 2005ء پشاور، ص 114۔
Qazi, Habibullah, Muhammad, Bar-e-Sagheer (Pak o Hind) me Quraan Fehmi Aur Tafseeri Khidmaat ka Elmi o Tanqeedi Jayezza,(Shoba Uloom e Islamia Peshawar University ,2005 Peshawar),114.

[32] صالحہ، عبدالحکیم شرف الدین، ڈاکٹر، قرآن حکیم کے اردو تراجم، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی، ص 121۔
Salaha, Abdul Hakeem Sharf u Deen, Dr, Quraan Hakeem k Urdu Taraajim,(Qadeem Kuttab Khana, Muqabil Aaram Baagh Karachi),121

[33] شطاری، سید حمید، ڈاکٹر، قرآن مجید کے اردو تراجم وتفاسیر کا تنقیدی مطالعہ 1914 تک، طبع اول، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد، 1982، 486
Shitaari,sayed Hameed,dr,quran majid k urdu tarajim o tafaseer ka tanqeedi mutaala 1914 tk(first adition,usmania university, Hyderabad,ء1982),492

[34] ۔۔ صالحہ، عبدالحکیم شرف الدین، ڈاکٹر، قرآن حکیم کے اردو تراجم، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی، ص 122 تا 129۔
Salaha, Abdul Hakeem Sharf u Deen, Dr, Quraan Hakeem k Urdu Taraajim,(Qadeem Kuttab Khana, Muqabil Aaram Baagh Karachi),122to129

[35] صالحہ، عبدالحکیم شرف الدین، ڈاکٹر، قرآن حکیم کے اردو تراجم، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی، ص 130۔
Salaha, Abdul Hakeem Sharf u Deen, Dr, Quraan Hakeem k Urdu Taraajim,(Qadeem Kuttab Khana, Muqabil Aaram Baagh Karachi), 130

[36] خاکوانی، محمد باقر خان، ڈاکٹر، پروفیسر، پاکستان میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر (1947 تا حال)، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ص 66،67
Khaqwaani , Muhammad Baqar Khan,Dr,Prof,Pakistan me Quraan Majid K Taraajim o Tafaaseer (1947 ta Haal), Qulya Arabi o Uloom Islamia Alama Iqbal Open University Islamabad,66,67

[37] صالحہ، عبدالحکیم شرف الدین، ڈاکٹر، قرآن حکیم کے اردو تراجم، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی، ص 131 تا 134۔
Salaha, Abdul Hakeem Sharf u Deen, Dr, Quraan Hakeem k Urdu Taraajim,(Qadeem Kuttab Khana, Muqabil Aaram Baagh Karachi),131to134

[38] خاکوانی، محمد باقر خان، ڈاکٹر، پروفیسر، پاکستان میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر (1947 تا حال)، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ص 67،68
Khaqwaani , Muhammad Baqar Khan,Dr,Prof,Pakistan me Quraan Majid K Taraajim o Tafaaseer (1947 ta Haal), Qulya Arabi o Uloom Islamia Alama Iqbal Open University Islamabad,67،68

[39] صالحہ، عبدالحکیم شرف الدین، ڈاکٹر، قرآن حکیم کے اردو تراجم، قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی، ص 134 تا 136۔
Salaha, Abdul Hakeem Sharf u Deen, Dr, Quraan Hakeem k Urdu Taraajim,(Qadeem Kuttab Khana, Muqabil Aaram Baagh Karachi),134to 136

[40] ۔۔ خاکوانی، محمد باقر خان، ڈاکٹر، پروفیسر، پاکستان میں قرآن مجید کے تراجم وتفاسیر (1947 تا حال)، کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ص

56 تا 65
Khaqwaani , Muhammad Baqar Khan,Dr,Prof,Pakistan me Quraan Majid K Taraajim o Tafaaseer (1947 ta Haal), Qulya Arabi o Uloom Islamia Alama Iqbal Open University Islamabad,56to65.

[41] ۔ طاہر القادری، ڈاکٹر، عرفان القرآن، تحریک منہاج القرآن لاہور، ص 2۔
Tahir ul Qadri , Dr, Irfan ul Quraan ,Tahreek e Minhaj ul Quraan Lahore,2.